Pathway to Ilm
Islamic Lifestyle & Motivation
PATHWAY TO ILM

# ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 21 | رمضان 1447 / مارچ 2026

رمضان کے مہینے اور اس کی اہمیت کے بارے میں جاننے کے لیے ہمارے نیوز لیٹر کے شمارہ نمبر 9 کو ہماری ویب سائٹ پر دیکھیں:
https://pathwaytoilm.info/march-urdu/

## رمضان کے آخری عشرے میں سنت اور نفل نمازوں کا اہتمام

اسلام میں پانچ وقت کی نماز فرض ہیں۔ اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ ایمان کو مزید نمازوں کی ترغیب بھی دی ہے جنہیں سنت اور نوافل کہا جاتا ہے۔ یہ نمازیں کبھی فرض نمازوں سے پہلے یا بعد میں ادا کی جاتی ہیں اور کبھی دن یا رات کے دوسرے اوقات میں۔ وہ نمازیں جن پر رسول اللہ ﷺ نے باقاعدگی سے عمل فرمایا اور جن کی خاص تاکید فرمائی انہیں سنت کہا جاتا ہے، جبکہ دیگر اضافی نمازیں نوافل کہلاتی ہیں۔

فرض نماز کے ساتھ سنت اور نفل نمازوں کا اہتمام اپنے اندر بڑی حکمت رکھتا ہے۔ فرض نماز وہ عظیم عبادت ہے جس میں بندہ اپنے رب کے حضور کھڑا ہوتا ہے۔ فرض سے پہلے ادا کی جانے والی سنتیں انسان کے دل کو اس عبادت کے لیے تیار کرتی ہیں، جبکہ فرض کے بعد پڑھی جانے والی سنت اور نفل نمازیں اس عبادت میں رہ جانے والی کمی کو پورا کرنے کا سبب بن جاتی ہیں۔

### 1) بارہ رکعت سنتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص پابندی کے ساتھ روزانہ بارہ رکعت سنت ادا کرے، اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے: چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔" (سنن ابن ماجہ: 1140)

### 2) نمازِ اشراق

نمازِ اشراق سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد ادا کی جانے والی ایک نفل نماز ہے۔ جب سورج اچھی طرح طلوع ہو جائے تو عموماً طلوعِ آفتاب کے تقریباً پندرہ سے بیس منٹ بعد یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ جو شخص فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد طلوعِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی یا غور و فکر میں مشغول رہے، وہ اس کے بعد اشراق کی نماز ادا کر سکتا ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ کے ذکر میں بیٹھا رہے اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔" (جامع الترمذی: 586)

### 3) نمازِ ضحیٰ

نمازِ ضحیٰ بھی ایک نفل نماز ہے جو سورج بلند ہونے کے بعد صبح کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ اس کا وقت اشراق کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور ظہر سے کچھ پہلے تک رہتا ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعت ہیں، جبکہ چار، چھ یا آٹھ رکعت تک بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ یہ نماز بڑی فضیلت والی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا ایک خوبصورت طریقہ قرار دیا۔ احادیث میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ نماز انسان کے جسم کے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ بن جاتی ہے۔ (صحیح مسلم: 1181)

### 4) تہجد

تہجد کی نماز کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعت تک پڑھی جا سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ عام طور پر 8 رکعت پڑھتے تھے۔ یہ نماز عشاء کے بعد (سونے کے بعد اٹھ کر) اور فجر سے پہلے دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے، اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔" (جامع الترمذی: 438)

# اسلام کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے قریش کی مشاورت

جب مکہ مکرمہ میں اسلام کی دعوت پھیلنے لگی اور اس کی طاقت آہستہ آہستہ بڑھنے لگی تو قریش کے سردار سخت پریشان ہو گئے۔ اسی دوران حج کا موسم قریب آرہا تھا، اس لیے قریش کے بڑے لوگ اپنے معزز سردار ولید بن مغیرہ کے پاس جمع ہوئے تاکہ یہ طے کریں کہ جب مختلف علاقوں سے آنے والے حاجی رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھیں تو انہیں کیا جواب دیا جائے۔

انہوں نے ولید سے کہا: "اب لوگ مختلف جگہوں سے آئیں گے اور اس شخص کے بارے میں سوال کریں گے، اس لیے ضروری ہے کہ ہم سب ایک ہی بات پر متفق ہو جائیں تاکہ ہمارے بیانات آپس میں مختلف نہ ہوں۔" پھر انہوں نے ولید سے کہا کہ وہ کوئی ایسی بات طے کر دیں جسے سب لوگ اختیار کر لیں۔

ولید نے کہا کہ پہلے تم لوگ اپنی اپنی رائے پیش کرو۔ بعض نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو کاہن کہا جائے۔ ولید نے اس رائے کو رد کر دیا اور کہا کہ اس نے بہت سے کاہن دیکھے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی گفتگو ان سے بالکل مختلف ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ انہیں دیوانہ کہا جائے، مگر ولید نے یہ بات بھی رد کر دی اور کہا کہ وہ جنون کی علامات سے واقف ہے اور اسے آپ ﷺ میں ایسی کوئی علامت نظر نہیں آتی۔

پھر کسی نے کہا کہ انہیں شاعر کہا جائے۔ ولید نے اس کو بھی تسلیم نہ کیا اور کہا کہ وہ عربی شاعری کے مختلف انداز اور بحور سے اچھی طرح واقف ہے، مگر رسول اللہ ﷺ کی باتیں شاعری سے بالکل مختلف ہیں۔ اس کے بعد بعض لوگوں نے کہا کہ انہیں جادوگر کہا جائے، مگر ولید نے یہ بات بھی قبول نہ کی اور کہا کہ جادوگروں کے جو طریقے ہوتے ہیں وہ بھی رسول اللہ ﷺ میں نہیں پائے جاتے۔

آخرکار لوگوں نے ولید سے کہا کہ پھر وہی بتائے کہ کیا کہا جائے۔ اس موقع پر ولید نے اعتراف کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے کلام میں غیر معمولی کشش اور مٹھاس ہے۔ اس کی تاثیر ایسی ہے جیسے ایک مضبوط درخت ہو جس کی جڑیں گہری ہوں اور شاخیں پھلوں سے لدی ہوئی ہوں۔

پھر ولید بن مغیرہ نے قریش سے کہا کہ اب تک جو باتیں تم نے کہیں وہ سب بے بنیاد ہیں۔ تاہم اس نے یہ مشورہ دیا کہ سب سے مناسب بات یہ ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کو جادوگر کہا جائے۔ اس کا کہنا تھا کہ لوگوں میں یہ بات پھیلا دی جائے کہ ان کا کلام ایسا جادو ہے جو لوگوں کو مسحور کر دیتا ہے اور خاندانوں میں جدائی ڈال دیتا ہے؛ یہاں تک کہ میاں بیوی کے درمیان، بھائیوں کے درمیان اور ایک ہی خاندان کے افراد کے درمیان بھی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

اسی فیصلے پر مجلس ختم ہوئی۔ جب حج کا موسم قریب آیا اور حاجی مکہ آنے لگے تو قریش نے شہر کے راستوں پر اپنے آدمی کھڑے کر دیے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ آنے والے لوگوں کو خبردار کریں اور ہر آنے والے کو یہ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بچ کر رہو کیونکہ — نعوذ باللہ — وہ جادوگر ہیں۔ لیکن قریش کی یہ چال اسلام کو ذرہ برابر نقصان نہ پہنچا سکی۔ اس وقت تک مختلف علاقوں سے آنے والے بہت سے لوگ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سن چکے تھے اور آپ ﷺ کی دعوت سے آشنا ہو رہے تھے۔ اسی واقعے میں ذکر کیے گئے ولید بن مغیرہ کے بارے میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے سورۃ المدثر کی آیات 11 تا 26 نازل فرمائیں۔

ماخذ: محمد ادریس کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ (ص: 62–63)

# کیا آپ جانتے ہیں؟

اسلام کے ابتدائی زمانے میں یومِ عاشوراء کا روزہ مسلمانوں پر فرض تھا۔ بعد میں جب بابرکت مہینہ رمضان آیا اور اس کے روزے فرض کر دیے گئے تو اس حکم میں تبدیلی کر دی گئی۔ اس کے بعد عاشوراء کا روزہ فرض نہیں رہا بلکہ اختیار پر چھوڑ دیا گیا کہ چاہے تو رکھا جائے اور چاہے تو نہ رکھا جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے (ابتدا میں) عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، لیکن جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو اس کے بعد عاشوراء کا روزہ اختیاری ہو گیا؛ جو چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔" (صحیح البخاری: 2001)

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:
www.pathwaytoilm.info